بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۴	۲ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش	۵ شوال ۱۳۶۵ ھ	۲ ستمبر ۱۹۴۶ ء	نمبر ۲۰۴

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل ساڑھے سات بجے ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ احمدیہ چوک میں بہت سے احباب استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور کے ہمراہ پرائیویٹ سیکرٹری اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی تشریف لائے ہیں۔ حضور کے متعلق آج ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج حضور بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز رہے اور حالات حاضرہ کے متعلق جماعت کو اہم ہدایات ارشاد فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ڈلہوزی تشریف فرما ہیں۔ ان کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

آج قادیان میں یوم التبلیغ نہایت اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ جملہ احمدی احباب دن بھر ملحقہ دیہات میں تبلیغ کرتے رہے۔ اور بعض مقامات پر جلسے بھی کئے گئے۔ خدا تعالیٰ اسکے

[...]را میں نماز عید کی امامت پر جھگڑا

[...] کا شکر ہے کہ عید کا دن [...]ستان میں امن وامان سے گزر گیا۔ کلکتہ کے ہنگامہ کے بعد ہندوؤں کو مسلمانوں کی طرف سے فساد کا اندیشہ تھا۔ اور مسلمانوں کو ہندوؤں کی طرف سے یہ ڈر تھا۔ کہ مبادا انہیں بدنام کرنے کے لئے وہ اس موقعہ پر بھی فتنہ انگیزی کر کے فساد کی طرح ڈال دیں۔ اور خواہ مخواہ ان کے خلاف پروپیگنڈا کا ایک ذریعہ پیدا کر لیں۔ لیکن بہت اچھا ہوا کہ کوئی ایسی بات پیدا نہ ہوئی۔ تاہم لدھیانہ میں نماز عید کی امامت کے بارہ میں جو صورت پیدا ہوئی۔ اس کا ذکر ان لوگوں کو صحیح پوزیشن سمجھانے کے لئے جو سیدھی سادی بات کو بھی جماعت احمدیہ کے خلاف بطور حربہ استعمال کرنے کے عادی ہیں کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مفتی محمد نعیم صاحب احراری لدھیانہ میں کئی سالوں سے عید کی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ مفتی صاحب احراری خیالات کے ہیں۔ اور کانگرسی جمعیۃ العلماء کے رکن۔ اور آج کل احراریوں اور دیگر ہندو نواز مسلمانوں کے متعلق جمہور مسلمانوں کی جو رائے ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ اس لئے لدھیانہ کے مسلمانوں نے ان کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ ادھر مفتی صاحب کو اپنے حق امامت پر اصرار تھا۔ اور وہ نماز پڑھانے پر تلے ہوئے تھے۔ پولیس نے جب یہ صورت دیکھی تو انہیں زیر حراست کر لیا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے نے امامت کرانا چاہی مگر انہیں بھی حراست میں لے لیا گیا۔ اسی طرح مفتی صاحب کے دس ہمدرد یکے بعد دیگرے مسند امامت کی حفاظت کے لئے مصلی پر آئے۔ مگر ان سب کو باری باری پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے حامی صرف اتنے ہی تھے۔ اس لئے صرف دس گرفتاریوں کے بعد ہی یہ سلسلہ ختم ہوا اور مسلمانوں نے اپنی پسند کے امام کی اقتدا میں نماز عید ادا کی۔ نماز ختم ہونے کے بعد پولیس نے زیر حراست دس مولویوں کو رہا کر کے اس قصہ کو ختم کر دیا۔

ہم اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ اس کشمکش میں کون حق پر تھا۔ اور کون نہ تھا۔ جس پہلو کی طرف اس وقت توجہ دلانا مقصود ہے وہ صرف یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اور غیر احمدیوں کے مابین جو اختلاف ہے وہ مذہبی عقائد پر مبنی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان نہیں رکھتے۔ جبکہ احمدی حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا مرسل و مامور یقین کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی جماعت کو غیر احمدی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی جو ممانعت فرمائی ہے اس پر جو مسلمان اعتراض کیا کرتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے کہ جب اپنے ساتھ ایک سیاسی مسئلہ پر اختلاف رائے رکھنے اور اس شخص سے جسے عامۃ المسلمین اپنا سیاسی راہنما سمجھتے ہیں سیاسی پروگرام میں اتفاق نہ رکھنے والے شخص کی اقتدا میں نماز ادا کرنا ان کی غیرت اور حمیت گوارا نہیں کرتی۔ اور اس بارہ میں شرعی مسئلہ کیا ہے۔ اس کی تحقیق بھی وہ ضروری نہیں سمجھتے۔ تو وہ احمدیوں سے یہ توقع کیوں رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کے پیچھے بھی ضرور نماز پڑھیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان نہیں رکھتے آپ کے مذہبی عقائد کے مخالف ہیں اور صداقت کے اس چراغ کو بجھا دینے کے درپے ہیں۔ جو اس ظلمت و تاریکی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے

آل انڈیا نیشنل لیگ کے بارہ میں ضروری اعلان

از جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ

ملک کے موجودہ حالات سے متاثر ہو کر اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اب بعینہ ویسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ اس وقت تھے۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آل انڈیا نیشنل لیگ کا قیام منظور فرمایا تھا۔ ہم نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظوری کی امید پر جولائی ۱۹۴۶ء سے کام شروع کر دیا۔ اور حضور سے درخواست کی کہ حضور ہمیں اجازت دیں۔ کہ آل انڈیا نیشنل لیگ وقت کے تقاضا کے مطابق کام کو پھر زیادہ جوش کے ساتھ شروع کر دے۔ جس پر حضور نے ازراہ کرم اجازت مرحمت فرمائی۔

لیگ حسب قواعد سابق کام شروع کر چکی ہے۔ سابق اور نئے ممبران کو دوبارہ اپنے نام پیش کرنا چاہئیں۔ اور اپنی اپنی جگہ لیگیں قائم کر کے ۱۳ ٹیمپل روڈ لاہور کے پتہ پر مجھے اطلاع بھیجنی چاہیئے۔ اور ہدایات کا منتظر رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عمل دے۔ اور ہم ملک کی صحیح معنوں میں خدمت سرانجام دے سکیں۔

ایسوسی ایٹ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر

مہاشہ [...] عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

روشن فرمایا ہے مفتی محمد نعیم صاحب اور ان کے حامیوں نے لدھیانہ کے افسروں کی اس "مداخلت فی الدین" کی طرف کانگرس ہائی کمانڈ کو متوجہ کرنے کے لئے پنڈت نہرو اور گاندھی جی وغیرہ کو تار دئے ہیں۔ مگر یہ بات سمجھ میں بھی نہیں آتی کہ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لدھیانہ اور وہاں کی پولیس کا اس وجہ سے مفتی صاحب کو امامت نہ کرنے دینا کہ عام مسلمان اسے پسند نہیں کرتے اور فساد کا احتمال ہے "مداخلت فی الدین" ہے۔ تو کانگرسی لیڈروں اور کانگرس ہائی کمانڈ کا اس معاملہ میں دخل دینا کیوں "مداخلت فی الدین" نہ ہوگا۔

کارخانہ کشید روغن اور بلاد مشرقی کے ساتھ تجارت کرنیوالی کمپنی

(۱) دوستوں کی اطلاع کے لئے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ کارخانہ کشید روغن میں اب مزید حصہ داروں کے لئے گنجائش نہیں رہی۔ ضرورت سے بہت زائد وعدے آچکے ہیں لیس احباب اب اس میں وعدے نہ بھجوائیں۔ بلکہ تجارتی کمپنی جو بلاد مشرقی سے تجارت کرے گی۔ اس میں اپنے وعدے نوٹ کرادیں۔ کارخانہ کا پراسپکٹس شائع ہونے پر عنقریب وعدہ کنندگان میں باقاعدہ طور پر حصہ جات فروخت کئے جائیں گے انشاء اللہ

(۲) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح نے "تجارتی کمپنی بلاد مشرقی" کے اجرار کا اعلان بھی فرمایا تھا۔ جس کے ذریعہ سے مشرقی ممالک کے ساتھ تجارت کے لئے سہولیات میسر آسکینگی۔ اور اس سے مالی فائدہ کے علاوہ سلسلہ عالیہ کی تبلیغ کے لئے میدان وسیع ہو سکے گا۔ انشاء اللہ بہت سے دوستوں نے اس میں حصہ لینے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ اور ان کے وعدوں کی تعداد اس وقت تک تقریباً تین لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ احباب اپنے وعدے جلد بھجوادیں۔ کیونکہ اس میں بھی جب وعدے نوٹ کرنے بند ہو جائینگے۔ تو پھر احباب کو تیسری کمپنی کا انتظار کرنا ہوگا دوست اپنے ارادہ سے دفتر کو جلد مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کے نام اور رقم نوٹ کرلی جائے۔

(ناظم تجارت تحریک جدید قادیان)

سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

دفتر دوم کے سال دوم اور دفتر اول کے بارھویں سال کی ورق گردانی کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کا وعدہ تیس اور چالیس فی صدی کے درمیان وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وقت نوماہ گذر چکا۔ اور آخری چوتھا سہ ماہی شروع ہے۔ اس وقت تک ہر جماعت کا وعدہ کم سے کم اسی اور نوے فی صدی کے درمیان وصول ہونا چاہیئے تھا۔ بعض جماعتوں کے سیکرٹریوں کی بابت معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے تحریک جدید کے چندہ کے وصول کرنے میں پوری چستی سے کام نہیں لیا۔ چونکہ ابھی تھوڑا سا وقت ہے۔ اس لئے سیکرٹریاں کو توجہ کرکے تحریک جدید کی وصولی کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کریں کہ ۷ ستمبر تک ان کی جماعت کا وعدہ کم سے کم اسی فی صدی تک وصول ہوجائے۔ اور ادا کرنے والوں کے نام درج کئے جائیں تا دوسری فہرست میں نام دعا کے لئے پیش ہو سکیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص عبدالحمید حافظ نامی جو عرب کا رہنے والا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا قادیان آیا تھا۔ جس کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔ عمر قریباً ۲۶-۲۰ سال قد درمیانہ۔ رنگ گورا۔ سر پر ٹوپی یا رومال۔ پاؤں میں بوٹ پہنتا ہے۔ اس کے حالات مشکوک ہیں۔ احباب جماعت اس سے احتیاط برتیں۔ (ناظر امور عامہ)

امتحان مولوی فاضل کا نتیجہ

امسال جامعہ احمدیہ کی طرف سے ۸ طلبار نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شرکت کی۔ جن میں سے سات کامیاب ہوئے الحمد للہ مولوی دوست محمد صاحب پنجاب یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر آئے ہیں۔ اور دوم نمبر والے سے صرف ایک نمبر کم لیا ہے۔ اور چودھری سردار احمد صاحب پانچویں نمبر پر کامیاب ہوئے ہیں۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) مولوی دوست محمد صاحب ۳۹۵
(۲) چودھری سردار احمد صاحب ۳۸۴
(۳) مولوی عبدالقدیر صاحب ۳۸۰
(۴) مرزا محمد حیات صاحب ۳۷۵
(۵) چودھری عبداللطیف صاحب ۳۵۰
(۶) چودھری عبدالمالک صاحب ۳۳۷
(۷) مولوی محمد زاہدی صاحب آف ملایا ۳۲۲

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب طلباء کو خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مجاہدین احمدیت کا ورود امریکہ

بذریعہ تار معلوم ہوا ہے۔ کہ مکرم مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل اور چودھری محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی معہ دوسرے احمدی طلباء کے بخیر وعافیت امریکہ پہنچ گئے ہیں۔

ایک اہم خواب

ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنا حسب ذیل خواب جو آپ نے بحالت اعتکاف دیکھا۔ تحریر فرمایا ہے:۔

گذشتہ سے پیوستہ شب میں نے خواب میں بوقت سحری دیکھا۔ کہ ایک کھلے میدان میں کچھ لوگ جمع ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس مجلس میں موجود ہیں۔ لوگ حضور کے ارشاد سننے کے لئے مشتاق و منتظر ہیں۔ کہ حضور کچھ فرماویں گے۔ سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"گناہ کی بہت سی اقسام ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی چھ چھ قسمیں ہیں۔ مگر اشاعت فحش ان سب سے بڑا گناہ ہے۔" ۸/۲۶ ۲۲

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس پر تحریر فرمایا۔ کہ "بہت اہم خواب ہے۔ "الفضل" میں شائع کر دیا جائے۔

درخواستہائے دعا

(۱) سیٹھ محمد عبدالحی صاحب یادگیر عرصہ دراز سے دمہ کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ (۲) ملک محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر گھرونڈہ ضلع کرنال اہلیہ اور بچوں کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۳) ڈاکٹر وارث علی صاحب لکھنؤ تپ محرقہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ (۴) طفیل محمد صاحب جالندھر چھاؤنی بعض گھریلو مشکلات میں سخت مبتلا ہیں۔ (۵) عبدالکریم صاحب شرما واقف زندگی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۶) شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کی اہلیہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ (۷) حکیم محمد عبدالصمد صاحب حیدرآباد دکن عرصہ سے بے روزگار اور مالی مشکلات سے پریشان ہیں۔ نیز ان کا چھوٹا لڑکا بعارضہ بخار بیمار رہا ہے۔ اور بہت کمزور ہوگیا ہے۔ (۸) قادر بخش صاحب بستی رنداں ایک سال سے بیمار ہیں۔ (۹) فضل الٰہی خاں صاحب دارالرحمت چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم

بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۴)

ایک دفعہ میں قادیان شریف زاد اللہ شرفاً و تعظیماً آیا۔ تو ایک روز ایک خط جنڈیالہ سے کسی مسلمان پاندہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام آیا۔ چونکہ جنڈیالہ میں پادریوں کا زبردست مشن تھا۔ اور اس کے مشنری بازار میں وعظ کیا کرتے تھے۔ پاندہ صاحب نے اپنے شاگردوں کو انجیل کے متعلق کچھ اعتراض سکھائے۔ وہ شاگرد عیسائی واعظوں سے بحث کیا کرتے تھے۔ اور اعتراض پیش کرکے جواب مانگا کرتے تھے۔ ان عیسائیوں سے جب کوئی معقول جواب نہ بن آیا۔ تو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک سے شکایت کی۔ کہ یہی پاندہ مسلمان کے شاگرد بہت تنگ کرتے ہیں۔ ان کو کسی صورت سے روکا جائے۔ ہنری مارٹن صاحب جنڈیالہ پہنچے۔ اور پاندہ سے کہا کہ تم نے جو اپنے شاگردوں کو ہمارے واعظوں کے پیچھے لگا دیا ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ بہتر ہے کہ تم ایک جلسہ کرو۔ اور اپنے مولویوں کو بلاؤ۔ پھر معلوم ہو جائے گا کہ دین حق کونسا ہے۔ اور ان لڑکوں کو منع کردو کہ ہمارے واعظوں کو تنگ نہ کریں۔ اس پاندہ نے اس تجویز کو منظور کرلیا۔ اور مولویوں کو خط لکھے کہ پادریوں سے بحث کرنی ہے۔ آپ جنڈیالہ تشریف لائیں اور ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا جو میری موجودگی میں قادیان آیا۔ حضور علیہ السلام اس خط کو پڑھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ خدا نے ہمارے لئے ایک شکار بھیجا ہے۔ آج ہی ہم اس کا جواب بھیجتے ہیں۔ اور فرمایا کہ ایک خط پاندہ کے نام اور ایک پادری صاحب کے نام لکھنا ہے۔ ہمیں تجربہ سے معلوم ہے کہ کہ پادری صاحب جلد جواب دیں گے اور پاندہ کی خبر نہیں۔ کب جواب دے۔ میں اس کے دوسرے روز امرتسر چلا آیا۔ پادری صاحب نے جواب دیا۔ کہ میں تیار ہوں۔ حضور علیہ السلام کے خط کا یہ مضمون تھا۔ کہ اگر جنڈیالہ یا امرتسر یا بٹالہ میں یہ جلسہ ہو۔ تو ہم اپنے خرچ پر آئیں گے۔ اور کسی پر بار نہ ڈالیں گے۔ اور اگر آپ صاحب قادیان آ دیں۔ تو ہم سارا خرچ سفر اور خوراک وغیرہ اپنے ذمہ لیں گے۔ اس کے جواب میں پادری ہنری مارٹن کلارک صاحب نے لکھا کہ بعد تجویز آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ اور اسی قسم کا مضمون پاندہ کو بھی لکھا۔ میاں پاندہ صاحب مولویوں کے جواب کے منتظر تھے کہ دیکھیں مولوی صاحبان کیا جواب دیتے ہیں۔ اس میں دو ہفتہ گزر گئے۔ مولوی صاحبان نے پاندہ کو جواب دیا کہ ہمارے واسطے رہائش اور سفر خرچ آمد و رفت اور کھانے پینے کا کیا انتظام کیا ہے۔ اور بعد جلسہ ہمیں کیا ملے گا۔ پاندہ نے حضور علیہ السلام کو لکھا کہ مولوی صاحبان انعام اور سفر خرچ مانگتے ہیں۔ اور میں غریب آدمی ہوں۔ چونکہ آپ خالص لوجہ اللہ کام کرتے ہیں۔ میں آپ کو ہی تشریف آوری کے لئے تکلیف دیتا ہوں۔ اور مولویوں سے میں باز آیا۔ جن میں ذرہ للہیت نہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ معلوم ہوا تو آپ نے پادری صاحب موصوف کو پھر خط لکھا۔ کہ مباحثہ کی کوئی تاریخ مقرر کرنی چاہیئے۔ ہمارے دوست آتے ہیں۔ ان کو تاریخ دے دیں۔ اور حضرت اقدس نے ایک خط دستی پاندہ کو لکھا۔ جس کو یوسف خان لے گیا۔ اس میں بھی تقرر تاریخ کی تاکید تھی۔ اور لکھا کہ مناظر کون سے پادری صاحب ہیں۔ یوسف خان صاحب پہلے میرے پاس آئے۔ سب حال سنایا۔ پھر جنڈیالہ گئے اور میرے دل میں خدا نے ڈالا کہ میں ان پادری صاحب کو تلاش کروں۔ جو مباحثہ میں عیسائیوں کی طرف سے پیش ہونگے۔ میں مستری قطب دین صاحب کی دوکان پر گیا۔ اور ان سے کہا کہ کام چھوڑ دو۔ اور میرے ساتھ جاؤ۔ پادری عماد الدین سے دریافت کریں کہ کون سے پادری ہیں۔ جنہوں نے جلسہ قائم کرنا چاہا ہے۔ مولوی صاحب کام چھوڑ کر میرے ساتھ ہو لئے۔ اور ہم دونوں پادری عماد الدین صاحب کے مکان پر گئے اور دریافت کیا کہ وہ کونسے پادری صاحب ہیں جنہوں نے بحث کے جلسہ کے واسطے قادیان حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو لکھا ہے آپ ہیں یا کوئی اور؟ انہوں نے کہا کہ ایسے جلسوں کو میں فضول سمجھتا ہوں میں ایسا کیوں کرنے لگا تھا۔ پھر میں نے ان کو جنڈیالہ کا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ ہنری مارٹن کلارک لونڈا ہوگا۔ میں یہ سنکر مشن ہسپتال پہنچا۔ تو ہنری مارٹن اندر کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چکیں پڑی ہوئی تھیں۔ میں نے ایک چپڑاسی سے جو مسلمان تھا اور وہاں کھڑا تھا دریافت کیا کہ پادری صاحب کہاں ہیں۔ اس نے کہا آہستہ بولو آہستہ بولو۔ میں نے کہا کہ میں آہستہ کیوں بولوں۔ میں تو ان سے ملنے کو آیا ہوں۔ میری آواز سنکر ڈاکٹر ہنری مارٹن صاحب نے اندر سے جواب دیا۔ کون صاحب ہیں۔ میں نے اپنا نام بتایا کہ میں نور احمد مالک ریاض ہند پریس ہوں۔ آپ سے ملنے کے لئے آیا ہوں۔ میں اندر آؤں یا آپ باہر آئیں گے۔ یہ سنکر وہ باہر ہی آ گئے۔ اور چپڑاسی نے تین کرسیاں لاکر رکھ دیں۔ ہم بیٹھ گئے۔ انہوں نے پوچھا کیا کام ہے۔ میں نے جواب میں کہا کہ میں جنڈیالہ والی بحث کے جلسہ کی تاریخ کے واسطے آیا ہوں۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے خدام تاریخ اور وقت کے تقرر کے لئے آ رہے ہیں۔ کہاں پر لائیں۔

انہوں نے کہا مجھے تو فرصت نہیں میں دورہ پر جا رہا ہوں۔ دورہ کا پروگرام تیار کر رہا ہوں۔ میں نے کہا آپ شوق سے دورہ پر جائیں۔ لیکن آپ تاریخ کا فیصلہ کر جائیں۔ پھر انہوں نے دوبارہ یہی عذر کیا۔ اور کہا میں دورہ پر جا رہا ہوں مجھے فرصت نہیں۔ میں نے کہا کہ مختلف اور دور دراز مقامات سے معزز لوگ اپنا خرچ کرکے آئینگے۔ اتنا بھی آپ کو خیال نہیں۔ اور دورہ کی غرض آپ کی تبلیغ دین عیسویت ہے۔ وہ یہاں ہی حاصل ہو جائے گی۔ آپ تاریخ دے جائیں۔ پھر آپ خوشی سے دورہ کریں۔ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں مہینہ میں یا دو مہینہ میں آؤں۔ مجھے آجکل بالکل فرصت نہیں۔ میں نے کہا کہ خواہ آپ دو مہینہ کیا چھ مہینہ میں آئیں۔ تاریخ ہمیں آج دے دیں۔ صرف پانچ سات منٹ کا کام ہے۔ پادری صاحب نے بمشکل آدھ گھنٹہ کا وقت دیا۔ میں نے پوچھا کہ میں دوستوں کو کہاں لاؤں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری کوٹھی پر لے آؤ۔ پس ہم دونوں رخصت ہوئے مستری صاحب دوکان پر چلے گئے اور میں اسٹیشن پر پہنچا۔ مولوی عبدالکریم صاحب اور منشی غلام قادر صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہم آ گئے۔ تو میں نے کہا کہ بستر میرے گھر بھیجدو۔ اور پیدل ہی چلو۔ کیونکہ پادری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب نے مشکل سے آدھا گھنٹہ وقت مقرر کرنے کے لئے دیا ہے جلد چلنا چاہیئے اگر دیر ہوگئی۔ تو پھر ان کو ایک بہانہ ہاتھ آ جائے گا۔ اور تاریخ کا فیصلہ نہ ہوگا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا۔ کہ سیدھے معہ بستروں کے پادری صاحب کی کوٹھی پر چلے چلو۔ پس ہم سب تین چار گاڑیوں پر بستر لاد کر سیدھے پادری صاحب کی کوٹھی پر جا پہنچے۔ پادری صاحب کوٹھی پر موجود تھے۔ اور اردلی کو حکم دیا کہ کرسیاں برآمدہ میں لے جاؤ۔ اور خود دوسرے دروازہ سے پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی کوٹھی پر چلے گئے۔ جب کچھ دیر ہوئی۔ تو اردلی سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب باہر کیوں نہیں آتے۔ اس نے کہا ابھی آ جاتے ہیں۔ آتھم صاحب کی کوٹھی

جو قریب ہی ہے صرف ایک سڑک بیچ میں ہے۔ اتنے میں عصر کا وقت آگیا۔ اس کوٹھی کے احاطہ میں بہت بڑا بڑ کا درخت تھا۔ اس کے نیچے سب نے نماز باجماعت پڑھی۔ ڈاکٹر صاحب نے آتھم صاحب سے کہا۔ کہ احمدی جلسہ بحث کی تاریخ لینے کے لئے آئے ہیں۔ آپ چل کر تاریخ مقرر کریں۔ اس عرصہ میں جنڈیالہ سے پادری صاحب بھی آگئے۔ آتھم صاحب نے کانوں پر ہاتھ دھرا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب اگر ایک سو مولوی ہوتے۔ تو کچھ پرواہ نہ تھی تم نے کہاں بھڑوں کے چھتہ میں ہاتھ ڈال دیا۔ مرزا صاحب سے دوبراہ ہونا اور مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ مشکل امر ہے۔ تم نے ہی یہ فتنہ اٹھایا ہے تم ہی اس کام کو کرو۔ میں ہرگز نہیں جاؤنگا اور نہ اس میں شریک ہونگا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ عیسائی میدان کے تو تم ہی پہلوان ہو۔ تم ہی اس کام کو کرو۔ تمہارے بھروسہ پر میں نے یہ کام کیا ہے۔ اور تم اس سے انکار کرتے ہو۔ آپ کو ضرور شامل ہونا پڑے گا۔ ان دونوں میں سلسلہ کلام طول پکڑ گیا۔ ڈاکٹر صاحب آتھم صاحب کو ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔ اور آتھم صاحب برابر انکار پر تلے ہوئے تھے۔ آخر بمشکل آتھم صاحب کو یوں گھنٹہ کے بعد ساتھ لے آئے۔ یہ باتیں دونوں کی ڈپٹی صاحب کے مسلمان خانساماں سے معلوم ہوئیں۔ جب دونوں صاحب آئے اور کرسیوں پر بیٹھے۔ تو آتھم صاحب کی زبان سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا کہ ہائے میں مرگیا۔ اس کے بعد میں نے سلسلہ کلام شروع کیا۔ کہ تاریخ کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ ہمارے دوستوں نے مزید تاکید کے لئے اس پر زور دیا کہ تاریخ کا فیصلہ ہو کر یہ بھی طے ہونا چاہیئے۔ کہ بحث کتنے روز تک ہوگی۔ اور بحث تحریری ہونی چاہیئے۔ پس تاریخ مقرر ہوگئی اور پندرہ دن بحث کے مقرر ہوئے۔ اتنی گفتگو میرے سامنے ہوئی۔ اور دن تھوڑا رہ گیا۔ میں نے پادری صاحب سے کہا۔ مجھے اجازت دیجئے۔ کہ میں ان دوستوں کے لئے کھانے کا انتظام کروں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہاں ضرور انتظام کرنا چاہیئے۔ میں گھر آگیا اور میرے بعد رات کے گیارہ بجے تک طرفین میں گفتگو ہوتی رہی۔ میں مکان پر دوستوں کا انتظار کرتا رہا۔ رات کے گیارہ بجے سب دوست فیصلہ کرکے میرے مکان پر پہنچے۔ اور بمشکل سے تمام پادری صاحبوں نے آدھا گھنٹہ روزانہ دیا۔ جو کافی نہ تھا۔ بایں سبب معاملہ تحریری طے ہوا تھا۔ یہ

اخبار "اہلحدیث" سے چند سوالات

(از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مبلغ کراچی)

اخبار "اہلحدیث" ۲۳؍ اگست میں مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری نے بریلویوں کو جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

"اگر سند کا حال معلوم نہ ہو۔ تو اس روایت کی وقعت اس روایت سے بڑھ کر نہ ہوگی۔ جو قادیانی بحوالہ فتح البیان وابن کثیر بیان کیا کرتے ہیں۔ لوكان موسى و عيسى حيين لما وسعهما الا اتباعى۔"

گویا مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری کے نزدیک جس روایت کی سند کا حال معلوم نہ ہو۔ وہ قابل وقعت نہیں۔ تعجب ہے کہ اس سے چند سطور پیشتر ہی مولوی صاحب موصوف یہ دعویٰ کر چکے ہیں۔ کہ:۔

"حدیث رسول علیہ السلام کو ماننا اور اس پر اعتقاد رکھنا اہلحدیث کا سب سے بڑا فرض ہے۔"

مگر باوجود اس ادعا کے یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ محض سند کا حال معلوم نہ ہونے سے اہلحدیث کہلانے والے احادیث کی بے قدری بھی کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ ہی میں مضمون نگار صاحب سے مندرجہ ذیل امور کا جواب چاہتا ہوں:۔

اول:۔ کیا آپ ہر ایسے بیان کو کہ جس کی سند صحیح ہو۔ درست تسلیم کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ مثلاً یہ حدیث عائشہ رضؓ جو بخاری و مسلم میں مع اسناد موجود ہے۔ آپ اسے تسلیم کرتے ہیں:۔ سحر رسول اللہ علیہ وسلم۔" (مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۴) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ — حالانکہ قرآن اس کے خلاف یہ گواہی دیتا ہے۔ وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا (فرقان ۱۴) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہنے والے لوگ ظالم ہیں۔

دوم۔ حدیث طلب العلم فريضة على كل مسلم کو آپ صحیح مانتے ہیں یا نہیں؟ در آنحالیکہ امام بیہقی رحؒ نے اس کے متن کو مشہور مگر اسناد کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۴)

سوم۔ ایسا ہی حضرت امام احمدؒ نے جس حدیث ابی الدرداء کے متن کو مشہور فیما بین الناس" فرمایا ہے (مشکوٰۃ ص۳۴) کیا اس کی کوئی صحیح اسناد آپ پیش کر سکتے ہیں؟

چہارم۔ نیز مولوی ثناء اللہ صاحب سے مشورہ کر کے واضح کریں۔ کہ "اصحابی كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم" الحدیث کی بھی کوئی صحیح سند موجود ہے؟ اور آپ اس حدیث کو صحیح جانتے ہیں اگر صحیح جانتے ہیں تو کیا علماء محدثین نے اس حدیث کی نسبت سخت ضعف کا حکم نہیں لگایا؟ (ملاحظہ ہو اعلام الموقعین وغیرہ)

پنجم:۔ بتایئے کہ حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی نسبت علمائے "اہلحدیث" کا اعتقاد اور مذہب کیا ہے در آنحالیکہ امام دمیری رحؒ۔ امام عسقلانی رحؒ اور امام زرکشی رحؒ کے نزدیک یہ حدیث بے سند و بے اصل ہے۔ (موضوعات کبیر ملا علی قاری رحؒ) ایسا ہی علامہ ابوالحسن بن محمد صادق السندی المدنی نے لکھا ہے۔ "لا يوجد اسناد له" (بہجۃ النظر)

ششم۔ یہ بھی بتائیں کہ حدیث "لولاك لما خلقت الافلاك" کی بھی علماء "اہلحدیث" کے نزدیک کچھ وقعت ہے یا نہیں؟ اگر اس کی وقعت ہے تو اس کی سند پیش کیجئے۔ اور اگر اس کی بھی وقعت نہیں تو جن جن بزرگوں نے حدیث "لولاك لما خلقت الافلاك" کو صحیح قرار دیا ہے۔ علماء اہلحدیث کا ان سب کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے؟

ہفتم:۔ محدثین نے لکھا ہے کہ:۔ "صلوا خلف كل بر و فاجر حديث لا شدہ" (صراط مستقیم المعروف صفر السارۃ از امام مجد الدین صاحب قاموس رحؒ) یعنی صلوا خلف كل بر و فاجر" کوئی حدیث ہی نہیں۔ مگر امرتسری "مولوی فاضل" ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"نماز ہر نمازی کے پیچھے جائز ہے بحکم حدیث "صلوا خلف كل بر و فاجر الحدیث"۔ (اہلحدیث ۲۸؍ جولائی ۱۹۴۶ء) کیا آپ یا مولوی ثناء اللہ صاحب احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں کہ نہیں؟

ان حقائق سے واضح ہے۔ کہ محض کسی حدیث کی سند معلوم نہ ہونے یا کسی محدث کے ضعیف لکھ دینے سے حدیث کی وقعت اور صحت میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ وہ حدیث قرآن کریم یا دیگر احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہو۔ پس جبکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانا اور اور پھر کسی وقت جسم عنصری کے ساتھ تمام دنیا کا نبی ہو کر آسمان پر سے نازل ہونا ہرگز ثابت نہیں۔ تو ان کی وفات میں کیا شبہ رہ گیا۔ پس اخبار اہلحدیث ۲۳؍ اگست ۱۹۴۶ء میں جو یہ پیش کردہ حدیث بحوالہ فتح البیان ابن کثیر وغیرہما ہے کہ:۔

لو كان موسى و عيسى حيين لما وسعهما الا اتباعى۔

(جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ دونوں زندہ ہوتے۔ تو ان کو سوائے اس کے کہ میری پیروی کریں کچھ روا نہ ہوتا) یہ حدیث بھی چونکہ محدثین نے صحیح معلوم کر کے درج کی ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت واذ اخذ الله ميثاق النبيين الخ (آل عمران $\frac{9}{17}$) کی صحیح تفسیر ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان صاحب اہلحدیث۔ لہٰذا اس حدیث کی صحت میں اب شبہ کرنا گویا اپنے ایمان کو شبہ میں ڈالنا ہے۔

امید ہے کہ "مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری" ان پیشکردہ حقائق پر بھی اگر وہ حدیث کے خادم ہوں گے تو مکمل روشنی ڈالیں گے۔

بانی آریہ سماج کی تصانیف میں بعض فاش غلطیاں

از مکرم ملک فضل حسین صاحب قادیان

ممبران آریہ سماج نے بغیر کسی برہان اور معقول وجہ کے بانی آریہ سماج کی علمی عظمت ظاہر کرنے کے لئے ان کو بڑے بڑے خطاب دے رکھے ہیں حتیٰ کہ انہیں منی اور مہامنی بتایا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم بتاتے ہیں کہ سوامی جی کو منی اور مہامنی کہنا خواہ مخواہ کی زبردستی ہے وہ ہرگز اس ــــ کے اہل نہ تھے کیونکہ خود انہوں نے ہی منی کی جو تعریف بیان کی ہے وہ ان پر صادق نہیں آتی۔ آپ نے ستیارتھ پرکاش بار اول مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۱۶۱ پر لکھا ہے

منی کی تعریف

"منی ارتھات منن شیل ستیہ وچار والا ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ منی وہی ہوگا جو غور و فکر سے کام لے۔ اور جس کی تحقیق اور غور و فکر کے نتائج درست اور صحیح ہوں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے۔ پہلے زمانوں میں جن ہندو بزرگوں کو یہ خطاب دیا گیا وہ اسی لئے دیا گیا تھا کہ ان کی علمی، ادبی و مذہبی تحقیق ایسی سمجھی گئی کہ جس میں کوئی غلطی نہ تھی جیسا کہ پتنجلی منی کا یوگ شاستر اور پانینی منی کی گرامر اشٹادھیائی اور یاسک منی کی ویدک لغت جس کا نام نرکت ہے۔

پس جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ منی وہ ہوتا ہے جس کے غور و فکر کے نتائج صحیح اور درست ہوں۔ تو اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا منی کی یہ تعریف بانی آریہ سماج پر صادق آتی ہے یا نہیں؟ اور انہوں نے مختلف مسائل و مضامین کے متعلق جو کچھ اپنی تحقیق کے نتائج مختلف کتابوں میں قلمبند کئے ہیں وہ ویسے ہی مضبوط اور صحیح ہیں۔ جیسے پتنجلی پانینی اور یاسک منی کی تخلیق؟ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مصنف ستیارتھ پرکاش نے اپنی تصانیف میں جو کچھ لکھا ہے وہ درست اور صحیح ہے تو بے شک ان کو منی اور مہامنی کہنا درست ہوگا۔ لیکن اگر اس کے خلاف ان کے غور و فکر اور تحقیق کے نتائج میں جابجا خامیاں سقم اور غلطیاں نظر آئیں تو اس صورت میں ان کو منی کہنا اور لکھنا کسی حال میں بھی مناسب اور جائز نہیں ہوگا۔

اب ہم جناب سوامی دیانند صاحب کے غور و فکر کے شائع شدہ چند نتائج ان کی تصانیف سے بطور نمونہ پیش کرتے اور بتاتے ہیں کہ کس طرح ان کی تحقیق اور تصانیف میں قدم قدم پر لغزشیں اور فاش غلطیاں موجود ہیں۔

سوامی صاحب اپنی کتاب "پنچ مہا یگیہ ودھی" صفحہ ۳۲ میں سندھیا کا منتر "اوم تت چکشو دیو ہتم" الخ لکھ کر فرماتے ہیں:۔

"اوم چھندر شو ویدے شو سمانو منترہ" یعنی یہ منتر چاروں ویدوں میں یکساں پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ قول کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ اتھرو وید میں یہ کہیں بھی نہیں پایا جاتا پس یہ منتر اتھرو وید کے کسی بھی نسخہ میں نہیں ملتا۔

ستیارتھ پرکاش ہندی ایڈیشن دوم صفحہ ۱۱۸ پر لکھا ہے کہ

انگادنگات سمبھوسی ہردیادادھی جائیسے آتما ویہ پتر نام اسی سہ جیو شرد شتم یہ سام وید کا وچن (قول) ہے۔"

لیکن یہ بھی آپ کی صریح لغزش ہے کیونکہ آج جس قدر بھی سام وید کے قلمی اور مطبوعہ نسخے ملتے ہیں ان میں یہ منتر قطعاً نہیں ملتا۔ پس سوامی صاحب کا اپنے عقائد و خیالات کی تائید میں صریح غلط حوالے دینا ان کو منی کی پدوی کا مستحق نہیں ٹھہراتا۔

(۳) سوامی جی ستیارتھ پرکاش ہندی کے دوسرے ایڈیشن کے صفحہ ۳۰۸ پر لکھتے ہیں:۔ "تنتو منشیا اجاییت" یہ یجروید میں لکھا ہے۔" لیکن یہ عبارت یجر وید کی کسی بھی مطبوعہ یا غیر مطبوعہ جلد میں نہیں پائی جاتی۔

(۴) ستیارتھ پرکاش ہندی بار دوم صفحہ ۱۲۳ میں رقم فرمایا کہ:۔

"جب جاہل اور خود غرضوں کو دان (خیرات) اچھا سمجھا جاتا ہے۔ تو عالم اور فیض رساں سنیاسیوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو منو و ذو دہاتی چہ ترشانی ودکنیشو پیا دئیت۔"

اس سنسکرت عبارت کے متعلق بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ منوسمرتی میں کہیں نہیں ملے گی۔

(۵) ستیارتھ پرکاش اردو ایڈیشن چہارم صفحہ ۱۴۶ میں لکھا ہے کہ:۔ "اور ویدوں میں بھی یتیہ براہمنیہ وجاہنتہ اس قسم کے پدوں (جملوں) سے سنیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے۔"

اس کے متعلق ہم عرض کریں گے کہ یہ سنسکرت عبارت چاروں ویدوں میں سے کسی ایک میں بھی نہیں پائی جاتی۔ چہ جائیکہ چاروں ویدوں میں موجود ہو؟

جیسا کہ سوامی جی نے تحریر فرمایا۔ اگر وید تحریف و الحاق سے پاک ہیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ بانی آریہ سماج نے اپنے مخصوص خیالات کو تقویت دینے کیلئے ویدوں کے نام سے بناوٹی اور قطعی غلط عبارتیں ستیارتھ پرکاش وغیرہ کتب میں لکھ دیں۔

(۶) یہ "آتمنی تشٹھن آتمنو امنترو یما تما نہ وید یسیہ آتما شریرم" الخ یہ برہدارنیک کا وچن ہے۔ مہرشی یاگیہ ولکیہ اپنی استری میتری سے کہتے ہیں کہ اے میتری الخ"

مصنف ستیارتھ پرکاش کا جہاں یہ کہنا بلا تحقیق اور واقعہ کے خلاف ہے کہ یہ عبارت "برہدارنیک اپنشد" کی ہے وہاں یہ فرمانا بھی غلط ہے کہ یہ بات یاگیہ ولکیہ نے اپنی بیوی میتری سے کہی تھی۔ کیونکہ یہ عبارت "شت پتھ براہمن" کی ہے۔ اور یاگیہ ولکیہ کا وہاں جو مخاطب ہے وہ اوالک منی ہے نہ کہ میتری؟

(۷) ستیارتھ پرکاش اردو صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"بابا نانک کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے اور کہیں کہیں ویدوں کے بارہ میں اچھا بھی کہا ہے کیونکہ اگر کہیں اچھا نہ کہتے تو لوگ ان کو ناستک بتاتے جیسے وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی۔"

لیکن جہاں تک ہمارا خیال ہے بانی آریہ سماج کا حضرت بابا نانک صاحب کی طرف یہ قول منسوب کرنا بھی درست نہیں ہے کیونکہ یہ قول گرنتھ صاحب میں نہیں ملتا۔

(۸) سوامی دیانند جی نے مندرجہ ذیل سنسکرت عبارت منڈک اپنشد کے نام سے لکھی ہے "اگنیر تجیشٹھی کو کھو نیم پہ وشٹو ادیم ادپہم پرتی اود بھبھو الخ" مگر یہ بھی صریح غلطی ہے۔ اگر سوامی دیانند کو غور و فکر کی عادت ہوتی تو وہ اس عبارت کو منڈک اپنشد کی عبارت ہرگز نہ بتاتے۔ یہ عبارت جسے آپ منڈک کی بتاتے ہیں کٹھ اپنشد ہے۔ چونکہ یہ واقعی غلطی تھی اس لئے آریوں نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے اردو کے ایڈیشن میں منڈک کا لفظ اڑا دیا۔ اور اس کی جگہ کٹھ اپنشد کا حوالہ دے دیا جو دیانت اور امانت کے صریح خلاف فعل ہے۔

(۹) اسی طرح ستیارتھ پرکاش ہندی صفحہ ۳۸۸ میں مندرجہ ذیل عبارت کو مانڈوکیہ اپنشد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ

"نخرو کیا نار کقم مہ گورم ایوا بھی گچھنت الخ"

جو چاہے مانڈوکیہ اپنشد کو اول سے آخر تک دیکھ جائے اس میں کہیں بھی یہ عبارت نظر نہ آئے گی۔

چونکہ سوامی جی کی یہ بات حقیقت میں غلط تھی اس لئے آریہ سماجیوں کو اس حوالہ کی بھی درستی کرنا پڑی۔ اور مخالفین کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے جعلسازی سے کام لینا پڑا اور اصل سے مانڈوکیہ کا لفظ اڑا کر منڈک کر دیا۔ حالانکہ ان کو اس قسم کی دست اندازی کا کوئی حق نہیں تھا۔

(۱۰) نہ صرف یہ کہ جناب سوامی صاحب اپنی بات منوانے کے لئے وید شاستروں کے نام سے بناوٹی عبارتیں لکھ دیتے تھے

بلکہ بعض اوقات مخالفین کا مذاق اڑانے کے لئے از خود بھی عبارتیں گھڑ کر اعتراض کی بٹری جمالیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے۔ آپ ہندوؤں کے بھاگوت پوران کا مضحکہ اڑاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"دیکھئیں۔ الٹے سے گپین حکام گو گلم ڈرتی کہ ا کمرودجی کنس کے بھیجنے سے ہوا کی مانند دوڑنے والے گھوڑوں کے رتھ پر بیٹھ کر سورج نکلنے کے وقت چلے اور چار میل گوکل میں سورج غروب ہونے کے وقت پہنچے شاید گھوڑے بھاگوت (پوران) بنانے والے کا طواف کرتے رہے ہونگے۔ یا راستہ بھول کر بھاگوت بنانے والے کے گھر میں گھوڑ ہانکنے والے اکرودجی آ کر سوئے ہونگے"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۳۹)

مندرجہ بالا سنسکرت عبارت کو سوامی جی بھاگوت پوران کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ عبارت مذا بھاگوت پوران میں کہیں بھی نہیں ہے۔ اگر کسی سماجی بھائی کو اپنے گورو کی تحریر کا پاس ہو۔ تو وہ مرد میدان بنے۔ اور بھاگوت پوران سے یہ عبارت نکال کر دکھائے۔

اسی پر بس نہیں۔ اسی قسم کی اور بھی کئی فاش غلطیاں ان کی تصانیف میں پائی جاتی ہیں مگر فی الحال ان دس فاش غلطیوں کے اظہار پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اگر خدا نے چاہا۔ تو آئندہ کبھی ان کی بعض ایسی غلطیوں کا بھی ذکر کریں گے۔ جن کو معنوی غلطیاں کہنا چاہیئے لیکن مندرجہ بالا غلطیوں کے مطالعہ سے ہی ناظرین کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ جناب سوامی دیانند صاحب نہ صرف حوالوں میں غلطیاں کرتے تھے۔ بلکہ جعلی عبارتیں بنا کر بھی وید شاستروں کے نام سے درج کیا کرتے تھے:۔

مسٹر راما آئر چیف فنانشل اڈوائزر او ٹی۔ ریلوے کا مُطالبہ!

جناب ڈپٹی جنرل منیجر صاحب او۔ ٹی ریلوے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں آپکی سونے کی گولیوں کا مجسم اشتہار بن گیا ہوں۔ مسٹر راما آئر چیف فنانشل اڈوائزر کو ایک ہفتہ کا کورس نطور نمونہ دیا گیا تھا۔ انہیں بے حد فائدہ ہوا۔ ایک ماہ کا کورس ان کے لئے جلد بھیجدیں۔ سونے کی گولیاں رجسٹرڈ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کر دیتی ہیں۔ ایک ہفتہ کا کورس قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ ایک ماہ کا کورس ساڑھے بارہ روپے

منیجر۔ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

این۔ ڈبلیو۔ آر۔ سروس کمیشن لاہور

این۔ ڈبلیو۔ آر میں سب اسسٹنٹ سرجنز کی پانچ غیر مستقل آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ درخواستیں طلب کی جاتی ہیں جو مقررہ فارم پر ۲۵ ستمبر ۴۶ء تک پہنچ جانی چاہیئں۔ اس کے علاوہ دس امیدوار آئندہ خالی ہونے والی آسامیوں کی فہرست پر بھی لئے جائیں گے ان آسامیوں کی تقسیم یہ ہے۔ ۳ مسلمان ۱ سکھ پارسی یا عیسائی۔ ۱۔ اچھوت ۱۔ غیر مخصوص آسامی اگر مسلم آسامیوں کی مقررہ تعداد کے مطابق امیدوار دستیاب نہ ہوئے۔ تو باقی ماندہ آسامیاں غیر مخصوص آسامیوں میں شمار کی جائیں گی۔

تنخواہ ۱۲۰-۵-۵۰ کے عارضی گریڈ میں ۷۵/- روپے ماہوار ہوگی۔ مہنگائی اور دوسرے الاؤنس جو قانون کے ماتحت دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہوں گے۔ اور کھانے پینے کا سامان مقررہ رعائتی نرخ پر خریدنے کی آسانی بھی بہت ہم پہنچائی جائیگی۔

معیارِ قابلیت: ہر طالب علم (علاوہ یونیورسٹیوں کے) ایسی فیکلٹی authorities کی طرف سے دیا ہو یا M.P کا کی ڈگری رکھتا ہو۔ جو سنہ ۱۹۱۶ء کے انڈین میڈیکل ڈگریز ایکٹ نمبرے میں مذکور ہیں۔ اور ہر امیدوار کا نام کسی ایک انڈین پراونشل میڈیکل رجسٹر میں پہلے سے درج شدہ ہونا ضروری ہے۔

عمر:۔ اچھوت امیدواروں کے لئے ۳۰ سال اور دوسروں کیلئے ۳۵ سال

ان امیدواروں کو جو گذشتہ نوٹس کے جواب میں جس کی آخری تاریخ ۲۰ جولائی ۴۶ تھی پہلے درخواستیں بھیج چکے ہیں۔ اب دوبارہ درخواستیں ارسال کرنے کی ضرورت نہیں۔

تفصیلات کیلئے سیکرٹری کو مکمل لفافہ مع پوسٹل ٹکٹ اور اپنے پتہ کے لکھیں

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۶۰۴ء منکہ چوہدری غلام محمد ولد چوہدری پیر محمد صاحب قوم جٹ گورائے پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۲۶ء ساکن جینو والی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۶-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرے پاس ۱۶ کنال زمین گروی لی ہوئی ہے جو ۲۰۰/- روپے میں رہن لی ہے۔ میری پنشن سالانہ ۱۲۰/- روپے ہے۔ اور موجودہ ملازمت کی تنخواہ ۲۸/- روپے معہ الاؤنس ہے۔ نقد مبلغ ۲۵/- روپے ہیں اس جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ چوہدری غلام محمد نگران پہرہ داران بہشتی مقبرہ قادیان۔ گواہ شد۔ عطا محمد ساکنہ جینو والی حال وارد قادیان۔ گواہ شد۔ حکیم فتح محمد چک ۴۷ء کوٹ عابد ضلع رحیم یار خاں حال وارد قادیان

۹۵۹۸ء منکہ شریفہ بیگم زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ کوٹ عبداللہ ضلع حیدرآباد صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ مہر ایک بلاک دو مربعہ واقع کوٹ احمدیاں قیمتی ۲۰۰۰/- میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زمین کی پیداوار کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا شریفہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ واقف زندگی دارالفضل گواہ شد۔ غلام نبی خاوند موصیہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دارالعلوم قادیان

900

عطور نفیس

ہمارے پاس امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ عطروں کی ایجنسی ہے۔ اور ہم ہر شہر اور ہر صوبہ میں ان عطروں کی ایجنسیاں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عطر اکثر فرانسیسی ہیں۔ اور بہترین پھولوں کی خوشبوؤں پر مشتمل ہیں۔ انگریزی اور امریکن عطر بھی انکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کے علاوہ امپیریل کیمیکل کمپنی کا تیار کردہ یوڈی کلون بھی ہمارے ہاں سے مل سکتا ہے۔ عطروں کی خوردہ فروشی کی قیمت دو روپے آٹھ آنے Rs 2/8 فی شیشی ہے۔ یوڈی کلون کی چار آونس کی شیشی کی قیمت ساڑھے چار روپے للعہ Rs 4/8 ایجنٹوں کو بہت معقول کمیشن دیا جاتا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ براہ راست مال منگوانے والوں کے آرڈر کی تعمیل بھی فوراً کی جاتی ہے۔

نوٹ:- ہم نے بعض وجوہ کی بنا پر اپنی کمپنی کا نام تبدیل کر لیا ہے۔ اور اب بجائے "دو انڈین کیمیکل کمپنی" کے "دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی" رکھ لیا ہے۔ اس لئے اب تمام خط و کتابت "دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی" کے نام پر کیا کریں۔

منیجر دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان ضلع گورداسپور

تریاق کبیر

آپ نے امرت دھارا اور ایسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کی درد میں ایک یا دو قطرے کھا لینے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ اور بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اسمیں ایک قطرہ ہاتھ پر ملکر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بڑ کے کاٹے پر لگانے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دستوں اور ہیضہ میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے غرض تمام حار امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے کہ سب موجودہ دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی عہ درمیانی شیشی ۸ چھوٹی شیشی ۱۲ ار علاوہ محصولڈاک

پتہ ملنے کا } **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل بتلایا گیا ہے۔ اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے: قیمت چار آنے ایک روپیہ کے پانچ معہ محصولڈاک

} **عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن**

قادیان میں ایک نئی صنعت

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نہایت مضبوط پائیدار اور عمدہ ٹوکے یعنی چارہ کاٹنے کی مشینیں تیار کر رہی ہے۔ جو نسبتاً ارزاں قیمتوں پر مل سکتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ حسب ضرورت ہم سے طلب کریں۔

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

لوکل سیل ایجنٹ میسرز ظفر فرنیچر ہاؤس

ریلوے روڈ قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری حمید اللہ صاحب بی اے۔ پی سی ایس سب جج بہادر درجہ دوئم فیروزپور۔ دعوے ۲۱۱ ۱۹۳۶ء

مسماۃ عالم خاتون زوجہ جلال الدین شیخ سکنہ بستی روڈا بھٹی داخلی فیروزپور شہر بنام جلال الدین ولد باغ علی ذات شیخ سکنہ بستی روڈا بھٹی داخلی فیروزپور۔

یا دعوےٰ تنسیخ نکاح

بنام جلال الدین ولد باغ علی شیخ سکنہ بستی روڈا بھٹی داخلی فیروزپور مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ جلال الدین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام جلال دین مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر جلال الدین مذکور تاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مقام فیروزپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں   منیجر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۳۱ اگست۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نئی ایگزیکٹو میں عہدوں کی تقسیم یوں ہوگی (۱) پنڈت نہرو۔ امور خارجہ اور کامن ویلتھ ریلیشنز (۲) ڈاکٹر راجندر پرشاد غذا اور زراعت (۳) مسٹر راجگوپال اچاریہ۔ فنانس (۴) مسٹر سرت چندر بوس تعمیرات کانیں اور بجلی وغیرہ (۵) سردار بلدیو سنگھ۔ ڈیفنس (۶) مسٹر آصف علی ریلیں (۷) سردار پٹیل۔ ہوم انفارمیشن اور براڈکاسٹنگ (۸) ڈاکٹر جان متھائی صنعت سپلائز (۹) مسٹر جگ جیون رام۔ لیبر (۱۰) مسٹر علی ظہیر۔ قانون (۱۱) مسٹر بھابھا۔ کامرس (۱۲) سر شفاعت احمد خان تعلیم و صحت۔ قضایہ اور ڈاک خانوں کے بارے میں ابھی قطعی طور پر کچھ طے نہیں ہو سکا۔

دہلی ۳۱ اگست۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے حکم دیدیا کہ ۲ ستمبر کو مسلمانان ہند کی طرف سے ہندو کانگرسی حکومت کے خلاف احتجاج کا خاموش اور پر امن مظاہرہ کرتے ہوئے ہر مسلمان اپنے مکان یا دوکان پر سیاہ جھنڈا لہرائے۔ کپڑے یا کاغذ کے جھنڈے جو بھی میسر ہوں اس دن ہر مسلمان مکان پر لہرائے۔

کراچی ۳۱ اگست۔ سندھ پراونشل لیگ کونسل کا اجلاس ۸ ستمبر کو منعقد ہو رہا ہے اس میں مسٹر یوسف عبداللہ ہارون ایم ایل اے (مرکزی) نے ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں سفارش کی گئی ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ ایک موثر وفد کا تقرر عمل میں لائے۔ جو روس جا کر روسی حکام کے سامنے ہندوستانی مسلمانوں کے مطالبات پیش کرے۔ تاکہ اتحادی اسمبلی میں ہندوستانی مسلمانوں کے مسئلہ کے سلسلہ میں روس کی تائید حاصل کی جا سکے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ برطانوی حکومت نے ہندوستانی مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے۔ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ روس کی عظیم الشان ری پبلک ہندوستان کی مسلم قوم کے لئے امداد کا بہت بڑا ستون ثابت ہوگی۔

لاہور ۳۱ اگست۔ مرکز میں ہندو کانگرسی حکومت کے قیام کے خلاف [illegible] کرنے کے لئے لاہور میونسپل کارپوریشن میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس کی رو سے اہل لاہور کی طرف سے احتجاج کے طور پر کارپوریشن کا اجلاس ۲ ستمبر کو ۵ بجے کے بعد شروع ہوگا۔ اس قرارداد کے حق میں حزب مخالف کے دو مسلمان ارکان خان بہادر خواجہ دل محمد اور باجی رشیدہ لطیف نے بھی ووٹ دئیے صرف دو نامزد شدہ مسلمان یعنی نواب زادہ ذوالفقار علی اور مسٹر اسمٰعیل بٹ غیر جانبدار رہے۔ رائے شماری پر مسلم لیگ پارٹی کو ۳۰ اور حزب مخالف کو ۲۰ ووٹ ملے۔ سر شفاعت احمد پر حملہ کی مذمت کرنے کے لئے حزب مخالف کے ایک رکن مسٹر پورن چند آزاد کی تحریک پر بہت گرما گرم بحث ہوئی مسلم لیگ پارٹی کے ارکان نے اس تحریک کی مخالفت میں یہ دلیل دی کہ جب ہندو کانگرسی دیش بھگت اپنے رسم میں حب الوطنی کے جذبہ سے متاثر ہو کر دہشت زدگی کی وارداتیں کر رہے تھے۔ تو ہندو کانگرسیوں کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ ان کی مذمت کر سکیں مسلم لیگی ترجمان نے

قاہرہ ۳۰ اگست۔ تحریک الاخوۃ الاسلامیہ کے صدر دفتر کے آس پاس ہزاروں مصریوں نے مظاہرہ کیا جس میں ہندوستان میں انگریزوں کی جو امپریلسٹ پالیسی کارفرما ہے۔ اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا۔ اور مسٹر جناح کے اختیار کردہ طریق کار کی حمایت کی گئی۔

واشنگٹن ۳۱ اگست:- آج امریکن وزارت خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جب تک کوریا میں آزاد متحد اور جمہوری گورنمنٹ قائم نہیں ہو جاتی۔ اس ملک سے امریکن فوجیں نہیں ہٹائی جائیں گی۔ جو نہی روس تیار ہوگا۔ حکومت امریکہ کوریا کو متحد کرنے کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مشترکہ روسی امریکن کمیشن میں شریک ہو جائے گی۔

لکھنؤ ۳۱ اگست۔ یوپی کی کانگرس حکومت نے آزاد ہند فوج کے پچاس ممبروں کو سب انسپکٹر پولیس کے عہدے پر بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے حکومت یو۔ پی نے ہوم گارڈ کی تنظیم کے لئے جو سکیم بنا رکھی ہے۔ اس میں بھی آزاد ہند فوج کے ممبروں کو ترجیح دی جائے گی۔ نیز سلیکشن بورڈ میں ہر کردہ آزاد ہند فوجیوں کو شامل کیا جائے گا۔

سڈنی ۳۱ اگست۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے۔ کہ اگر پچھلی جنگ کے ڈھیلے نتائج کا شکنجہ اچھی طرح سے کس نہ دیا گیا۔ تو تیسری جنگ کا چھڑ جانا بالکل ناگزیر ہو جائے گا۔

دہلی یکم ستمبر۔ نئی عارضی حکومت کے ممبر کل صبح حلف وفاداری لیں گے۔ اور کام شروع کر دیں گے۔ ڈاکٹر متھائی سر شفاعت احمد اور سردار بلدیو سنگھ کچھ روز بعد اپنا کام سنبھال لیں گے۔ جب تک پنجاب میں ان کی جگہ کسی وزیر کا تقرر نہیں ہو جاتا۔ سردار بلدیو سنگھ ابھی پنجاب میں ہی رہینگے

دہلی یکم ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ۱۱ ستمبر کو یہاں بلایا گیا ہے۔ نئی دہلی میں بھی دس سے زیادہ آدمیوں کے اجتماع کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

دہلی یکم ستمبر کل برا دکھشنا کے بعد گاندھی جی نے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ملک آزاد ہو گیا۔ کانگرس عارضی حکومت میں صرف اس لئے شامل ہو رہی ہے کہ منزل آزادی تک پہنچنے کا راستہ آسان ہو جائے

ایتھنز یکم ستمبر: آج یونان میں اس بات پر ووٹ لئے جا رہے ہیں۔ کہ ملک میں بادشاہت رہنی چاہیئے یا نہیں تمام ملک میں عام طور پر کشیدگی پائی جاتی ہے۔

نیویارک یکم ستمبر: ہندوستان کے بڑے بڑے کارخانہ داروں کے آٹھ نمائندے امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ امریکہ کا محکمہ صنعت وحرفت ان کے دورہ کا پروگرام بنا رہا ہے۔